भारत सरकार
GOVERNMENT OF INDIA
राष्ट्रीय पुस्तकालय, कलकत्ता ।
NATIONAL LIBRARY, CALCUTTA.

वर्ग संख्या
Class No. U 390
पुस्तक संख्या
Book No. Sh592SU

रा० पु०/N. L. 38.

H7/Dte/NL/Cal/79—2,50,000—1-3-82—GIPG.

U
390
Sh592SU

~~W.E.~~
~~17~~

U
390
Sh592SU

DBA000002027URD

NATIONAL LIBRARY

This book was taken from the Library on the date last stamped. A late fee of 1 anna or 6 nP. will be charged for each day the book is kept beyond a month.

69
13.7.61

N. L. 44.
MGIPC—S8—22 LNL/59—15-6-60—50,000.

DBA00000202"URD

184. Rb. 89. 1.

W.E.
17

تحمل کے لیئے بھی اک کلیجہ چاہیئے ناصح

اثر یون تو مجھے معلوم ہے مدت سے نالونکا

IMPERIAL LIBRARY
No. 2027
Date 4.9.33
CALCUTTA

IMPERIAL LIBRARY

صورت حال

1902

390
8h592SU

جسمین رسم و رواج کی تصویر (قلم سے کھیچکر) قوم کے آگے پیش کی ہے

مصنفہ

شاعر یگانہ ادیب فرزانہ عالیجناب خان بہادر مولوی سید علی محمد صاحب شاد

رئیس و آنریری مجسٹریٹ پٹنہ عظیم آباد

۱۸۹۳ء

بار اول ۱۰۰۰ جلدین قیمت فی جلد عـہ

مطبوعہ سٹی پریس پٹنہ باہتمام شیخ واحد حسین مالک مطبع

भारत सरकार
GOVERNMENT OF INDIA
राष्ट्रीय पुस्तकालय, कलकत्ता ।
NATIONAL LIBRARY, CALCUTTA.

वर्ग संख्या
Class No. U 390

पुस्तक संख्या
Book No. Sh592SU

रा० पु०/N. L. 38.

H7/Dte/NL/Cal/79—2,50,000—1-3-82—GIPG.

U
390
Sh592SU

W.E.
17

U
390
Sh592SU

DBA000002027URD

184. Rb.89.1.

W.E. 17

تحمل کے لیے بھی اک کلیجہ چاہیے ناصح

اثر یوں تو مجھے معلوم ہے مدت سے نالوں کا

IMPERIAL LIBRARY
No. 2027
Date 4.9.33
CALCUTTA

IMPERIAL LIBRARY

صورت حال

1902

390
Sh592SU

جسمیں رسم و رواج کی تصویر (قلم سے کھینچکر) قوم کے آگے پیش کی ہے

مصنفہ

شاعر یگانہ ادیب فرزانہ عالیجناب خان بہادر مولوی سید علی محمد صاحب شاد

رئیس و آنریری مجسٹریٹ پٹنہ عظیم آباد

۱۸۹۳ء

بار اول ۱۰۰۰ جلدیں قیمت فی جلد عمر

مطبوعہ سٹی پریس پٹنہ باہتمام شیخ واحد حسین مالک مطبع


21.JAN.

IMPERIAL LIBRARY
No. 2027
Date 4.9.33
CALCUTTA

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1902

یون تو عموماً ہندوستان کی تمام قومونمین رسم و رواج بیجا و بے حاصل کی بلائین یون لپٹی ہوئی ہین جیسے لوہے مین زنگ یا آئینہ مین داغ !

اگر وہ رسم و رواج اچھے اور مفید ہون تو کیا کہنا ہے اونکو تو جہان تک ممکن ہو پہیلانا ہی عین عقل و دیانت ہے مگر جو رسم و رواج ایسے ہین جن سے "یکے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ" کے سوا اور کچھہ حاصل نہین اونکے اوٹھانے مین ضرور کوشش و کاوش سے کام لینا چاہیئے مین مذاہب مختلفہ کے رسم و رواج اور اون کے مذہبی احکام

سے کم واقف ہون مگر چونکہ مسلمان ہون اور اپنی قوم کا ایک فرد
کم وبیش اُون رسم و رواج کو ضرور جانتا ہون جو اسوقت عموماً
ہندوستان کے مسلمانونمین دایر و سایر ہین اور عظیم آباد پٹنہ
مین چونکہ میری دو دو پشتین گزر گیئین یہان کے حالات
خصوصاً اور بھی ہمارے پیش نظر ہین - شادیون کے رسم رسومات
بیماریون کے گنڈے تعویذ بھوت پلید کے توہمات نے
مسلمانون کی دولتین بیحد وحساب لُوٹ لی ہین جب تک
سرمایہ باقی تھا اِسکا اثر چندان مترتب نہوا جب ان کرتوتون
کی بدولت دولت نے کنارہ کشی کی اور اولادین بڑھین
تو اِس قوم مین چار طرف افلاس ہی افلاس دکھائی دینے لگا
پھر جب افلاس آیا تو جو خرابی نہو تھوڑی ہے -
اِسی اڑتالیس برس کی عمر مین مینے کیسے کیسے امیر خاندانون کو
انھین بیہودہ رسومات کے پیچھے برباد و تباہ ہوتے دیکھا جن کے
گھرون مین صدہا شریف پرورش پاتے تھے اب اُونھی امیر
خاندانون کی اولاد کا یہہ حال ہے کہ یا تو اونکی شادیون مین

سیکڑون شال دوشالے تقسیم ہوئے تھے یا اونھین کو ایک
رضائی تک میسر نہین جاڑے کے مارے اکڑ رہے ہین
فَاعْتَبِرُوْا یَا اُوْلِے الْاَبْصَارِ مگرافسوس کہ اِس کمی مقدور
کے ساتھہ تھوڑا بہت یہہ لوگ اونھین رسومات کے پابند
ہین جن سے اُون کے گھر کئی دن ہوئے تباہ ہوچکے ہین
بے حسی اور غفلت وادبار اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا۔
جن لوگون کی آنکھین کھلی ہین اور کسیقدر غیرت اور انسانی
درد دلمین رکھتے ہین وہ تو غیر قومون کی حالت پر بھی اشک
حسرت بہائینگے چہ جاکہ اپنی قوم پر جو بمنزلہ ایک ہی نسل ایک ہی
خاندان یا سگے مان جائے بھائیون کے ہو اونکو جو کچھہ غم نہو اور
جو کچھہ اِسکے دفعیہ کی تدبیر نکرین کم ہے۔
مبارک وہ ہین جو اغراض نفسانی وہوا وہوس ذاتی کو بالائے
طاق رکھکر اِسی فکر مین سرگرم ہین مبارک وہ ہین کہ اپنی اِن
بیش بہا کوششون کا نہ کسی سے عوض چاہتے ہین نہ اپنا نام و
نمود ورسوخ کیونکہ اگر وہ ایسا کرین تو اونکی کامیابیون مین

Aro 1902

جھول پڑ جاے مبارک وہ ہین جو اپنی قوم کے ضدّی پن
یا چڑ جانے یا بے حِس ہونے سے نہین اوکتاتے اور اونکے
ساتھ اونکی وہی شفقتین اور محبتین اور دلسوزیان ہین جو
بھائی کو بھائی اور باپ کو بیٹے کے ساتھ مناسب ہین
کیونکہ انبیائے کرام اور حکمائے دور اندیش کی یہی سچی
وراثت ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
کیونکر کہون کہ میری قوم ایسی سمجھ بوجھ والون سے خالی
ہے ایسا سمجھنا کفرانِ نعمت ہے مگر بعض قابل قدر
بزرگوار اگر اِسکے سدّباب مین اپنا پورا فرض ادا کرتے تو
(دبی زبان سے کہتا ہون) عبادت سے اسکا رتبہ کچھ کم
نہ تھا خصوص ایسے زمانے مین جبکہ آزادی کی نعمت
ہر مذہب والے کو مل گئی ہے اگر ایسا ہوتا تو دو چار ہی برس
مین ہماری قوم کا رنگ بدل جاتا ۸ - جنوری ۱۸۹۳ء بھی
کیا روز سعید تھا کہ مینے اپنے گھر مین کمیٹی کی اکثر ارکان و اعیان
شہر نے مجکو سرفراز فرمایا اوس صحبت دوستانہ مین انھین

مطالب پر لکچر نہین بلکہ عرضداشت پیش کی میرے ناچیز بیان
کی تائید مین بعض اہل علم اور عالی خیال فصحائے شہر نے نہایت ہی
فصیح و بلیغ تقریرین کین اور مجکو ہمت دلوائی کہ مین اپنے گھر مین
وقتاً فوقتاً ایسی کمیٹیان کر کے اپنے ناچیز بیان سے کام لیا کرون
مینے اس سعادت کے قبول کر لینے کے بعد یہہ سوچا کہ بلا شبہ
اس طریقہ سے دس پانچ دلون مین بالاجمال ایک طرح کا اثر
تو ہوگا مگر بڑا گروہ عورتون کا جن سے ان رسومات کی نشو و نما
اور چہل پہل ہے محروم رہے گا مرد کمیٹیون کی مفصل تقریرونکو
اوس زبان مین کہان تک سمجھا سکتے ہین جسکو عورتین تھوڑا
بہت کچہہ تو مان لین رفتہ رفتہ اثر بھی ہو رہے گا یہی سوچکر
مینے عام فہم زبان اور اپنے ہی شہر کی عورتون کے محاورہ
مین اس کتاب کو لکھنا شروع کیا تیرہ برس ہوئے کہ
صورۃ الخیال مین مینے بعض رسومات کی برائیان قصہ ہی
کے پیرایہ مین جا بجا بیان کر دی تھین مگر تجربہ سے معلوم ہوا
کہ قصہ کے پردہ مین جو نصائح بیان ہوتے ہین اونکے نتائج نکالتے

جانا دقیقہ شناس مردونکا کام ہے نہ بے علم عورتون کا۔
اوس کتاب کو عورتون نے بڑے ذوق شوق سے تو دیکھا
اور قصّہ کیطرف خاص توجہ کی مگر نصیحتونکی طرف ویسی اعتنا
نہین کی جسقدر مین سمجھا تھا عورتین تو عورتین ہین بعض مردونکو
دیکھا کہ نصائح کے فقرے چھوڑ چھوڑ کر قصّہ کو دیکھتے جاتے ہین تاکہ
نفس حال کسی طرح جلد معلوم ہو جائے۔ اِسی لیئے مینے اِس
کتاب مین قصّہ سے قطع نظر کر کے اونھین کے بعض افعال
اور رسومات کی روک ٹوک اونھین کو روک ٹوک کر کی ہے
اگرچہ کوئی خاص قصّہ نہین ہے مگر بالکل قصّہ ہی کا پرداز ہے
خدا کرے یہہ انداز دلکش اور اثر انگیز ہو اوس کمیٹی کے پانچ
سات دنون بعد جب مینے ایک حصّہ اِسکا تصنیف کیا تو اپنے
خیال اور اوس حصّہ کو اپنے ذی علم احباب کے سامنے پیش
کیا سب نے بالاتفاق اِس طرز تحریر و خیال کو پسند کر کے
تمام کتاب پر بیحد اصرار کیا غرض اِنھی بیس دنون مین جتنا جتنا
مین لکھتا گیا برابر میرے قدردان بشوق و ذوق تمام آ آ کر

سنتے گئے مینے بھی یہہ اصرار دیکھکر طوالت سے قطع نظر کیا اور کتاب کو ختم کر دیا

ہر چند اِس کتاب کا کوئی نکتہ اصول شرع سے باہر نہین ہے لیکن اگر مسلمانون کے سِوا اور مذہب والے بھی اِسکو ملاحظہ فرمائینگے تو فائدہ سے خالی نہوگا۔

مجکو خود اعتراف ہے کہ ناممدوح رسم و رواج کا بہ تفصیل بیان کر کے ثابت کر دینا کہ یہہ رسم فی نفسہ خراب ہے اور یہہ رسم ممدوح و مفید بڑے عالی دماغ واقف کار فلسفی یا فلسفیون کا کام ہے مگر ہمارے نزدیک جو ایسے رسم و رواج پیش نظر ہون کہ تجربہ نے اونکو محض فضول و مخرب ثابت کر کر دیا ہے اونکی برائیون کے اظہار مین بالاجمال یا بہ تفصیل کیا تردد ہے اُمرا دولت ظاہری کے سبب سے اور علما دولتِ علم کی بدولت پیشوایان قوم سمجھے جاتے ہین اگر ہمارے پیشوا عامۂ ناس کو اپنے افعال واقوال سے سُدھ اور صحیح رستہ پر لگا دین تو غالباً ہماری قوم روز بد نہ دیکھے۔

شادی بیاہ کے مہمل رسومات کے ترک کا ایک سہل نسخہ یہہ ہے
کہ ہمارے نوجوان ہونہار ذی علم طلبہ اپنی شادیون مین اِن رسومات کو
نہونے دین -

مان باپ اور بزرگون کا ادب و آداب ہمارا دین ہے مگر ایسے
موقع مین منت آرزو سے عرض معروض سے ہاتھہ جوڑ جوڑ کر
پاؤن پر گر گر کر اِن لغویات کو نہونے دین اون بزرگون کی غرض
تو اولاد کی خوشی خاطر سے ہے کہان تک نمانینگے عجب نہین کہ
رفتہ رفتہ اکثر خاندانون سے یہہ لغویات اوٹھتے چلے جائین ؂

پٹنہ - عظیم آباد
یکم مارچ ۱۸۹۳ء

الراجی الے رحمتہ ربہ الصمد
سیّد علی محمد شاد غفرلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تا بہ بینیم بعد ازین کے بردہد | حالیا رفتیم و تخمے کاشتیم

عورتون کی طرف خطاب کمیٹی کے مختصر حال کا اظہار

اے میری ماں بہنو! اے میری پیاری بیٹیو! اے میری شہزادیو! تمنے سُنا تو ہوگا کہ تمھارے شہر مین بہت سے مولویون بہت سے پڑھے لکھے قابل عالم خداترس مردون نے کمیٹی کرکے اس بات کا بیڑا اوٹھایا ہے کہ جہان تک ہوسکے سمجھانے بجھانے منت آرزو سے مسلمانون کے گھرون سے اون بُری اور واہیات باتون کو اوٹھوا دین جو گنوار گنوار عورتون اور جاہل ان پڑھ مردون نے جاری کردی ہین اور کئی کئی پیڑھیون سے وہ بُری رسمین ایسی لچڑ ہوکر جڑ پکڑ گئی ہین جیسے پیپل اور پاکڑ کا درخت کسی مسجد کی دیوار مین کہ اوکھاڑے سے نہ اوکھڑے اور اگر زور کرکے کھینچا جائے تو

رسم و رواج

سے آگاہ ہوئے معاملے مقدمے گاؤن گھر لین دین حساب
کتاب سب چیزون سے اچھی طرح واقف اور ہوشیار ہین
تمنے نہ کچھ پڑھا نہ لکھا اگر کچھ پڑھا بھی تو طوطے اور مینا کی طرح
یہہ نہ سمجھین کہ اصل مطلب کتاب والون کا کیا ہے؟ اور نہ
اوس پڑھنے سے کچھ کام لیا پھر تم مردون کے برابر ہر بات کی
کُنہہ کو کیونکر سمجھ سکتی ہو۔

پھر جب تمھارے اِن مردون نے اُون مولویون اور عالم
فاضل دنیاجہان کی باتون سے آگاہ مردون کے کہنے کو مان لیا
اور تمھاری ناسمجھی اور جہالت سے بھری مجلس مین اونکو یہہ کہتے
ہنی کہ عورتین ہماری نہین مانتین مطلب یہہ کہ نری گنوار ہین
حد بھر ضدّی ہین تب تو تمکو اُون کے کہنے اور نصیحت کرنے
اور سمجھانے پر زیادہ عمل کرنا چاہیئے نہ؟

اگر تم اپنے مردون کی اچھی باتین نہ سُنوگی اور اُون اچھی
باتون پر مضبوطی سے اَڑ نہ بیٹھوگی تو مردون کی اطاعت کے
لیئے جو تم کو خدا نے تاکید کی ہے اوس سے باز رہوگی اور تمھارے

عورتون کو اپنے مردون
کی اچھی باتین ماننی چاہئین

دین مین خلل آئے گا اور دنیا مین تم اپنے مردون کی نافرمان اور ضدّی اور جاہل عورت مشہور ہوکر اپنی اور اور بہنون کی طرح اپنے گھر کو اپنی اولاد کو تباہ کرکے اپنے مردون کو ناراض بناکر دنیا کو بھی کھو بیٹھوگی چاہے تم سے تمھارے مرد اپنی ناراضی اِسلیئے ظاہر نہ کرین کہ تم مُنہ بنالوگی اور اِسکا بھی تعجب نہین کہ لڑنے لگوگی مگر آخر اوس عادل حقیقی اور مالکِ زمین و آسمان کا ایک دن سامنا ہوگا جس نے تم لوگون کو دنیا مین نیکی کرنے اور نیکی پھیلانے کو بھیجا ہے کیا جواب دوگی ؟ تمھارے مردون سے جب پوچھا جائے گا کہ تم نے دنیا مین رہکر ہزارون اس قسم کی رسمین جن مین شرک تھا جو میرے حکم کے برخلاف تھین جن سے دنیا مین بجز بدی اور بُرائی پھیلنے کے اور کوئی نتیجہ نہ تھا کیون پھیلائین اور کیون ایسے بے سوچے سمجھے کامون مین اپنے روپے اور اپنی محنتین ضائع کردین ؟ تو یقین سمجھنا کہ تمھارے مرد (جیسے اب بھی ناچاری کو کمیٹیون مین کہہ اوٹھتے ہین) یہہ سمجھکر کہ دوسرے کی بلا

قیامت مین بُری بُری رسمون کے جاری رکھنے کا سوال ہوگا

اپنے ذمہ کیون لین صاف کہہ دین گے کہ "اے پاک پروردگار تو بڑا انصاف والا ہے تو خوب واقف وآگاہ ہے کہ ہم نے عورتون کو بہت کچھ سمجھایا بجھایا کوئی دقیقہ نصیحت کا اوٹھا نہ رکھا مگر ہم سے لڑلڑ کر بدزبانی کر کر ہم سے چھپا چھپا کر گھر کا اثاثہ روپیہ پھونک پھونک کراون تمام رسمون کو جاری رکھا جن پر تیری غضبی ہو رہی ہے اگر قصور ہے تو عورتون کا ہے ہم بَرِیُّ الذِّمَّہ ہین"۔

قیامت مین جاہل عورتین کچھ کام نہ آئنگی۔

پھر اوسوقت نہ تمکو نانی حُرمَت بچائینگی نہ دَادِی اُلفَت نہ دَداخَیرَن نہ اَنَّاسَوسَن نہ لڑُوَن کُنجڑَن نہ مُھتَابُو گُوَالَن تم لاکھ کہوگی کہ ہم کو تو اِنھین پرانی پرانی عورتون نے مردونکی نصیحت نہ سُننے دی مگر وہان سے تو یہہ جواب ملےگا کہ تم سے تمھارے مرد پڑھے لکھے ہوشیار تھے یا یہہ جاہل گنوار عورتین تو تمھارے منہ سے بات بھی نکل نہ سکیگی۔

چھوٹے سے گناہ بڑے گناہون کو بھی کھینچ لیتے ہین۔

میری پیاری بیٹیو! دنیا تو چند دنون مین گزر جائیگی مگر عاقبت مین بُرے کرتوت کا بُرا ثمرہ ہے تم جسکو بہت چھوٹا سا گناہ

سمجھے بیٹھی ہو اکثر اوس گناہ کا نتیجہ ایسے بڑے بڑے گناہون کو کھینچ لاتا ہے جن کو خدا بھی معاف نہین کرتا۔

مردون کی نافرمانی سے جو خرابی ہو سکتی اوسکی ایک مثال

مثلاً تم یون سمجھو کہ تمھارے مرد نے خانہ داری کا پکّا حساب لگا کر تمکو دس روپے حوالہ کیئے کہ اسی حساب سے خرچ کرنا مگر تم نے سہل سمجھ کر دس کی جگہہ گیارہ خرچ کر دیئے اور ایک روپیہ قرض ہوا ممکن ہے کہ قرض دینے والے نے شدید تقاضا کیا گھبرا کر گھر کی ایک چیز تم نے گرو کر کے قرض ادا کر دیا ہو سکتا ہے کہ وہ چیز کسی دوسرے نے تمھارے شوہر یا تمھارے بھائی یا تمھارے بیٹے کے پاس امانت رکھہ دی تھی مگر تم اوس چیز کو اپنا سمجھے بیٹھین تھین ممکن ہے کہ اسکی بدولت تھکّم فضیحت کی نوبت پھونچے اور شرمندگی الگ ہو اس مین تو شک نہین کہ تم نے تو صرف ایک چھوٹا سا امر کیا کہ دس کی جگہہ گیارہ خرچ کیئے مگر اوسکے سبب سے دو بہت بڑے گناہ مین آلودہ ہو گئین ایک تو شوہر کی نافرمانی کی دوسرے امانت مین خیانت جس کے لیئے خدا نے اپنی پاک کتابون مین بہت مناہی کی ہے۔

ہان اگر تمکو کوئی ایسا ہی ضروری کام آپڑا تھا تو اوسکی خبر اپنے مردون سے کرنی ضرور تھی کیا وہ ایسے بے وقوف اور گنوار تھے کہ تمھاری اچھی بات نہ سُنتے اور تمکو اس خرچ کی اجازت نہ دیتے ۔

اصل مطلب کی طرف سلسلہ کلام کا رجوع کرنا

میری شہزادیو ! میری نیک چلن بیٹیو ! تُم کہو گی کہ کہانیان تو بہت سی کہہ گزرے مگر مطلب جن باتون سے ہے اونکو اب تک بیان نہ کیا تو اب مین تُم صاحبون سے منت و آرزو کے ساتھ یہہ عرض کرتا ہون کہ ذرا ہوش و حواس کو جمع کرکے میری سنو ایسا نہو کہ ان باتون کے سُننے وقت پاندان کھینچکر ڈلیان کترنے یا پان لگانے لگو ماما ئین اصیلین لڑ رہی ہین ایک دوسرے کا سر کھائے جاتی ہین مہربانی کرکے ان کے قصّے بہ آسانی چکا لو دیکھو صغیر ماشاء اللہ کھانے کے لیئے بلک رہا ہے اسکو چپ کر لو ترکاری والی انگنائی مین بیٹھی غل مچا رہی ہے گوالن کڑھائی لیئے دیر سے تمھارا مُنہ تک رہی ہے کچھ ان عورتون کو جواب دے لو

نوکر دروازے پر دیر سے ہانک لگا رہا ہے جو مانگتا ہے اوسکو
پہونچوا کر نچنت ہو کر بیٹھو تو کچھ بیان کرون ورنہ نہ مجھسے
کہتے بن پڑے گا نہ تم کچھ سمجھ سکوگی اِس کا مضائقہ نہین ہان
نانی حُرمَت اور دادی اُلفَت اور دداخَیرَن اور انّا
سَوسَن بھی آکر سنین دیکھو تو اُون کی باتون کے جواب
آپ سے آپ ہوتے جاتے ہین یا نہین اچھا یون بھی سہی جگھہ
جگھہ جہان اُون کی عقل پر کوئی بات نہ چڑھے مجھ سے پوچھتی جاَنین
مگر لڑنے اور مُنہ بنانے اور خفا ہونے کی سہی نہین ۔

رسم ورواج کسے کہتے ہین ۹

مِیری مَان بہنو مِیری بیٹیو تُم نام خدا ضرور سمجھتی ہو
کہ رَسم کِسے کہتے ہین اور رِواج کے معنی کیا ہین اچھا
بھئی اگر تم اوسکے بیان مین اولجھ تی ہو تو ہم تمکو بتاتے ہین
اور تمھاری تسکین کیئے دیتے ہین ۔

رسم کے معنی

رَسم انسانون کی بنائی ہوئی دِل کی اوس گڑھَت
کا نام ہے جس مین کچھ فائدہ سمجھکر عقل مندون نے نکالا ہو
یا چند لاخیرون نے فقط کھیل تماشے کے لیئے اوس رَسم کو

دِل سے گڑھا ہو جب وہ رسم پھیل کر مضبوط جگہ پکڑ جائے
اور ایک خاندان خواہ اکثر خاندانون مین وہ رسم ہونے لگے
تو اوسی کو رِوَاج کہتے ہین عقلمند حاکم یا ہوشیار پڑھے (رواج کے معنی)
لکھے کبھی ایسی بھی باتین سوچتے اور دِل سے گڑھتے ہین جو ایک
ہی قوم یا ایک ہی وقت کے لیئے مناسب ہو وُہی بات (خاص ایک قوم کے لیئے جو رواج مستحسن سمجھا گیا اوسکی مثال)
دوسری قوم اور دوسرے وقت کے لیئے مناسب نہو جیسے
ایران مین سیّد کی قوم کے لیئے کالا عمامہ باندھنا یا ہندوستان
مین برہمنون اور بعض اُوتم لوگون کے لیئے جنیو ڈالنا اِن چیزونکا
رواج اِس لیئے دیا گیا کہ ایسے لوگ جلد پہچان لیئے جائین ایسا نہو
کہ اون کی تعظیم توقیر مین بےطوری ہو اب اگر عام خلقت اِس کا
خیال نہ رکھے اور کالا عمامہ ایران مین یا جنیو ہندوستان مین
پہننے لگے تو اِس دستور کے توڑنے سے اون عقلمندون
کی غرض بھی ٹوٹ جائے گی اور پہچان بھی جاتی رہیگی تو ایسے
دستور کو توڑنا بے ضرورت کیا فائدہ دے گا ایسا دستور
جو ایک ہی مَوسَم کے لیئے گرم لینا مناسب سمجھا گیا اور

دوسرے موسم کے لیئے ویسا مناسب نہ ٹھہرا ہو جیسے
ہندوستان مین دیوالی کا تہوار ہے ۔

خاص ایک موسم کے لیئے ایک اچھے رواج کی مثال ۔

جب برسات کا موسم جاچکا اور ہتیا کا نچھتر بھی ختم ہوا موسلون دھار پانی برسنے کا اندیشہ نہ رہا یہہ بھی معلوم ہے کہ برسات لوگون کے گھرون کی صفائی ستھرائی کھو دیتی ہے نہ دیوارین اپنی حالت پر باقی رہتی ہین نہ چھتین نہ چھپّر بیشتر کہالت اور آلکسی سے لوگ مہینون گھر کی مرمت نہین کرتے ۔

اِسی لیئے دیوالی کا ایک دِن ایسا مقرر کر دیا کہ لوگ خوشی خوشی اپنے اپنے گھر کی مرمت کرکے نئی قلعی پھروا کر جگ مگا دین اوس مین مذہب کو بھی شریک کر دیا کہ مذہب کے خیال سے لوگ اِس کام کو ضرور کرین گے ۔

بڑے بڑے عقلمندون نے جن باتون کا رواج دیا ہے وہ عمدہ ہے

مِیری شہزادیو یہہ تو مین نے مِثال کے طور پر تم سے دو باتین کہہ دین اِسی طرح دنیا مین ہزارون باتین اور دستور ہین اب تم یون سمجھو کہ بڑے بڑے عقلمند پڑھے لکھون نے

خوب سوچ بچار کر جس بات کا رواج دیا ہے وہ رسم اور رواج تو ضرور اچھا ہوگا اور اوس سے کچھ نہ کچھ فائدہ شرطی ہے اور جن باتون کا رواج کسی خاص اپنی غرض سے یا اپنے مطلب کے حاصل کرنے کو بے وقوفون یا مکّارون یا خود غرضون نے دیا ہے اور اوس رسم اور رواج کو اِس زمانے کے عقل مندون اور خوب پڑھے لکھون نے سوچ بچار کر جانچ جانچ کر دیکھ بھی لیا کہ اوس مین بجز نقصان کے کوئی بھلائی نہین البتہ تھوڑی دیر کے لیے چار بے وقوف دس بیس جاہل گنوار بے وقوف دیکھکر کھل کھلا پڑے مگر نتیجہ اوس کا کچھ اچھا نہ نکلا تو ضرور وہ رسم اور وہ رواج خراب ہے

جن رسمون کو بے وقوفون نے پھیلایا وہ رسمین خراب ہین ۔

مِہری شہزادیو اصل مین تو مسلمان اِس ہندوستان کے رہنے والے نہین ہین نہ ۔

مسلمان ہندوستان کے اصلی باشندے نہین ہین ۔

تُم خوب جانتی ہو کہ ہم لوگون کے دادا پردادا سکڑدادا نے آکر اِس ملک کو اپنا وطن بنالیا تھا مردون کے ساتھ عورتین بہت کم آئی تھین ناچار اِسی ملک کی عورتون

IMPERIAL LIBRARY
DBA000002027URD

سے اپنی اپنی شادیان کرلین ہندوستان مین چونکہ طرح
طرح کے توہمات اور بیکار بیکار رسم ورواج ایک مدت
سے پھیلے ہوئے ہین اِس کی وجہ شاید یہہ بھی ہے کہ ہر قوم
مین ہوشیار اور پڑھے لکھے تو کم ہوتے ہین مگر اَن پڑھ یا
بے وقوف زیادہ ہوتے ہین جو بے وقوف یا مَنھن
تھے اونھون نے اکثر بیکار باتون کے رواج دِے دئے
تھے ۔

مسلمانون نے ابتدا مین ہندوستان کی عورتون سے اپنی شادیان کرلین ۔

عورتون کو اتنا ہوش اور اتنی سمجھ کہان کہ ہر ایک رواج
کو غور سے دیکھین یَا بڑے بڑے گنی اور سچّے اور
صرف جوتی سروپ کے ماننے والے پنڈتون سے
پوچھ پوچھ کر اون کامون کو کرین یا اپنے اپنے مردون
سے ہر ایک بات کی وجہ پوچھتی جائین بے تأمّل
اُون ہی باتون کو گھرون مین پھیلا رکھا تھا عورتون کے
سخت دُھوکھا کھا جانے کی ایک وجہ یہہ بھی ہے کہ جہان
کسی نے غیب دانی اپنی ظاہر کی فوراً اِن کو یقین ہوجاتا ہے

عورتون کے دھوکھا کھا جانے کا ایک سبب

اور نہین سمجھتین کہ اللہ پاک کہہ چکاکہ غیب کا حال میرے سِوا کوئی نہین جانتا اگر دس بیس باتون مین اتفاق سے کسی کی کوئی بات اندھے کی لاٹھی کی طرح لگ گئی پھر کیا ہے عمر بھر کے لیئے وہ خاص الخاص بندے خدا کے ٹھہر گئے اب تو وہ جو کچھ کہہ دین خدائی اونھین کے ہاتھ ہے۔

غرض یون وہ رسمین ہندو گھرون مین پھیلی ہوئی تھین اون عورتون کے ساتھ مسلمانون کے گھرون مین بھی وہ ہندوستان کی کل رسمین داخل ہوگئین ہمارے اِن اللہ کے بندے مردون نے یا غفلت سے یا عورتون کی محبت سے اُون باتون کو نہ چھُڑایا وہ رسمین کہین تو جون کی تون رہ گئین کہین اوسکی صورت ذرا سی بدل لی گئی مگر بات وُہی کی وہی ہے۔

اب جِس کو سمجھاؤ اوس کی سمجھ مین نہین آتا وہ اپنی ہی رام کہانی رٹے جاتا ہے کہ اگلے زمانے سے ہوتی آئی ہے (اس جگہہ دَدَا خیر نٔ سے رہا نہ جائے گا وہ مُنہہ بگاڑ کر

بول اوٹھین گی کہ رہو میان اوئی ہم لوگ نہ دیو تا کو
پوجین نہ مانین جنھون نے پوجا ہوگا وہ جانین) اب مین
پوچھتا ہون دیکھو برا نہ ماننا بت اور دیو تا کا پوجنا
تم لوگ کیون برا جانتی ہو صرف اسی خیال سے نہ کہ اللہ کی
تصویر اپنی دانست مین گڑھ لی حالانکہ نہ اللہ کا جسم ہے
نہ کوئی ان آنکھون سے اوسے دیکھہ سکتا ہے بھلا بتاؤ تو سہی
تم مسلمانون مین جھر بنانا کیا ہے ؟ ایک مٹکے پر ایک
مٹکی اس طرح رکھہ دی اور اوس پر لال سوہا کپڑا اس ڈھب
سے اوڑھا دیا کہ معلوم ہو سچ مچ کوئی بیٹھا ہے مٹکی پر ایک
سہرا بھی لٹکا دیا اب اوس کے سامنے گل گلے پک رہے
ہین اور چار عورتین مل کر یہہ گیت گا رہی ہین "سہرا باندھین
اللہ میان کوٹھے سے اوترے اللہ میان" یہہ بت پرستی
نہین تو کیا ہے ؟

بھلا یہہ تو بہت کھلی ڈلی بات ہے جسکو ہر کوئی سمجھہ لے گا کہین
ایسی باتین ہین کہ سمجھ مین نہین آتین جیسے ہمارے ملکی بھائی دریا

اور خصوص گنگاجی کو بڑا دیوتا مان کر اوس مین گھی کے
چراغ بہاتے کہین دودھ شربت کہین طرح طرح کے
پکوان پکا کر اوس مین مفت رائگان چھوڑ دیے ہین یان
کی عورتین تو مردون سے زیادہ ہی ہین جب مسلمانون سے
اون کا میل جول بڑھا اور وہ ظاہر ظاہر تو دریا اور گنگاجی کو
پوج ہی نہین سکتے تھے تب اوس کی تقلید سے اونھون نے
خواجہ خضر کا بیڑا بنا کر اوس مین دلیا اور روٹیان
اور دودھ شربت دیکر یون مفت بہا دیا نیاز
(کو جو پوچھو) تو یون دی گئی کہ وہ کم بخت بھشتی
(جو تھوڑی دیر کے لیئے بیڑے کی خاطر سے متبرک بنالیا
جاتا ہے نہ طہارت سے اوس کو غرض ہے نہ خدا اور رسول
کی اطاعت سے) الحمد قل ھو اللہ تک اچھی طرح یاد
نہین بدبدانے کو کھڑا ہوگیا اگر پیسے اوس کو حسب خواہ
نہ ملے تو لڑ رہا ہے دنیا دار مہاراج کی طرح پجوا رہا ہے
ڈفالی (جو اپنے زعم مین) خواجہ خضر کا مصاحب بنکر ساتھ

ہے وہ الگ جان مین چمٹا جاتا ہے کہ اگر ہم کو خوش نہ کیا تو
سمجھ لو کہ خواجہ خضر اِس کاغذ کی ناؤ پر سوار ہی نہ ہونگے
دَائیِ خَیرَنْ خدا کے لیئے تم بُرا نہ ماننا تُم غریب پر کیا
منحصر ہے تم تو بچاری پرانے وقت کی داریہ آدمی ٹھہرین
لکھنے پڑھنے کا رواج ہی نہ تھا پڑھتین کیونکر مین تو بعض پڑھے
لکھے مردون کو بھی دیکھتا ہون کہ تھوڑا بہت سمجھ لیتے ہین
مگر دلدل کے پھنسے بھینسے کی طرح اِس جہالت سے
نکل ہی نہین سکتے ۔

اَبْ اگر یون کہو کہ اچھا میان جہان بیاہ برات مین دس کام
کھیل تماشے دل لگی کے ہین وہان ایک کھیل یہہ بھی سہی ۔
آہَا تو تم بات کی تہہ کو نہ پھونچین نہ مطلب تو یہہ
ہے کہ ایسی چیزون کو مذہب کا کام سمجھکر اور اوسکے ساتھ
ایک اعتقاد جما کر کرنے لگنا خدائی باتون مین دَخْل دَرْ
مَعْقُوْلَات ہے نہ ۔

خَوَاجِہ خضر ٹھہرے پیغَمبَرْ اب اون کے نام سے

ایسا سانگ بنانا اور اِس بُری ترکیب سے اوس کا رُوپ
دکھانا کہ ایک ڈفالی پھٹا ربانا لیئے ڈمے جُھوڈے چُم کی دل
توڑنے والی صدا سے کان کے پردے پھاڑے دیتا ہے
دش بیس عورتین (اون کے غول مین کچھ مرد) بے تان سُر
کی ہانک لگاتی ہوئی دوڑی جاتی ہین "خواجہ کی نیّا پار
اُوتارو" وہان جاکر جو تماشا ہوتا ہے اوس کو تو تم سُن چکین
پھر پلٹتے ہوئے یہہ نا مہذب گنوار عورتین طرح طرح کے فحش آمیز
گیت گاتی جُھرمٹ کرتی گھر پھرتی ہین نہ تو اِس حرکت سے
خدا خوش ہوسکتا ہے نہ وہ مقدس پیغمبر !!!
اگر کوئی بھی اِس مین بھلائی ہوتی تو کتاب والے اِس کو
چھوڑ دیتے ؟ کبھی نہین -
اور لطف یہہ کہ اِس کا تمام گناہ نہ ویسا اصیلون لونڈیون
ماماؤن کے سر جاتا ہے نہ ویسا ڈفالی اور اوس جاہل
بھشتی کے سر (بلکہ وہ تو اِسی ذریعہ سے ہو کما بھی لیتا ہے)
سارا مظلمہ تم بی بیون کے اُوپر آتا ہے بلکہ اُون آنکھ والون پر

جو سمجھا نہین دیتے !!!

اے خدا و رسول کی ماننے والی ایمان دار بی بیو!

کچھ اسی ایک بیمارِ پرُسے پر منحصر نہین ہے ابھی تو تم نے ایک
شمہ سنا ہے اوسی پر تحاشا کرنے لگین دیکھو مین اور چند
باتین بطور نمونے کے تم سے بیان کرون گا انشاء اللہ
جب تم اور اور واہیات رسمون اور عادتون کو اپنی عقل
دوڑا کر سوچوگی تو فوراً سمجھ لوگی کہ اس مین کیا بھلائی ہے
اور کیا برائی -

بھلا رسمین تو رسمین ہین جن کو مین آگے چل کر اور بھی
مفصل بیان کرون گا -

اندھیر یہہ ہے کہ جہان کوئی بیمار پڑا یا کسی کے تابڑ
توڑ (تلے اوپر) دو تین بچے اوتر گئے یا کسی کا بچا دو چار
دفعہ نیند مین چونک پڑا کہ بس دنیا بھر کے سیانے
کٹھ ملا اوجھے پیر کھیلنے والیون کی بن پڑی گھر مین دو چار
گنوار اصیلین تو ایسے ایسے کامون پر تلی ہی رہتی ہین

وہ نہ ہوئین تو اور اور عورتین محلہ ٹولے والیان اون
مین بعض ایسی بھی ہین جن سے اون سیانون کٹھ ملاَّ
گنڈے تعویذ کرنے والے مکّارون یا اوجھون یا پیر کھیلنے
والیون سے کچھ نفع کے لالچ سے یا ملاقات کے خیال سے یا اپنی
ناسمجھی سے ساکھہ بندھی ہوئی ہے اور وہ سب اپنی جگہہ اِس
طرح تاک لگائے بیٹھے ہین جیسے بِلّی چوہے کے شکار پر کسی
اصیل کا اوس تک پہونچنا شرط ہے پھر کیا ہے پوٗ بارہ ہ
ہین اب مجال ہے کہ شکار ہاتھہ سے جا سکتا ہے کٹھ ملا جس کو
بات تک کرنے کا وقوف نہین کچہہ جھوٹ کچھہ سچ دو چار پھٹے
پُرانے باوا آدم کے وقت کے چند ورق لیئے بیٹھا ہے
اگر پہلے سے اوس کو معلوم ہے کہ فلان جگہہ کی یہہ اصیل ہے
تو بس چھوٹتے ہی اوس نے کہا ماما خوب ہوا تم آگئین
مین تو کہلا ہی بھیجنے کو تھا مجکو تو وہ لوگ پوچھین نہ پوچھین
مگر مین بھی خواہ ہون رات کو جو یہہ حال مینے سُنا اور گھبرا کر
کتاب کھول کر دیکھی تو یہہ دُکھہ بڑا خراب دکھہ دکھائی دیا

کتنے ہی حکیم ڈاکتر ایک ہو جائین کیا ہوتا ہے"۔
مَامَا ٹہری گنوار بے وقوف اوس کو اِن مکّارون کے چھکے پنجون کی کیا خبر ہے اب گِڑ گِڑا کر لگی پاؤن پر گرنے۔ اِے مولوی صاحب آپ کے صدقے جائین قربان جائین بَتَائیے تو سہی کہ وہ بچاری (یا بچارا) اچھا ہوگا کہ نہین۔ اے ہے اب گھر بھر مین تو ایک اوسی کا دَم ہے اور ہے کون چار مار کے تو یہی ایک ہے دعا کرتے کرتے تو ہم لوگون کی زبان گھِس گئی کہین خدا سُن بھی تو لے۔
کھُو مَامَا حکیم ڈاکتر مین تو بہت روپے اوٹھا ڈالے ہونگے بھلا حکیم ڈاکتر کو آپ پوچھتے ہین ایک چھوڑ چار چار۔ مگر کچھ فائدہ ہی نہین میان نے تو اپنے روپے ٹھیکری کر دِیئے یہی مُوِے بھر بھر مٹھی لے گئے ہم تو ایک دِن بول بھی اوٹھے کہ سرکار! کچھ فائدہ تو ہوتا نہین پھر روپیہ پیسا اِن سبھون کو کیون دیتے ہین اتنی بات پر جھڑکے گئے مَامَا تجھے کون مطلب جو میری باتون مین دخل دیتی ہے بی بی بچاری آٹھ آٹھ آنسو

روتی رہتی ہین کھانا چھوٹا سونا چھوٹا ایک تو آدھے دم کی تھین ہین اور مُنھہ سوکھہ ساکھہ گیا ہے ہم تو پہلے ہی سے کہتے آتے تھے کہ ہو نہو کچھہ اُوپر کی بات ہے پہلے ہی کچھہ دیکھہ سُن کروایا جاتا تو اتنا طول کیون ہوتا اب جو سب طرح سے زیر ہوئین تو ہم کو الگ بُلا کر پاؤن پر گر پڑین ہاتھہ جوڑنے لگین مَامَا خدا کے لیئے مولوی صاحب کے پاس جا دیکھہ وہ مُغلانی کہہ رہی ہین کہ مولوی صاحب نے کیسے کیسے بیمار کو دعا تعویذ دے کر بیماری سے اُوپر کیا ہے اَبْ مَکّارْ مُلّا یہہ سن کر اور پھولا مَامَا ! ہم نے تو ایسے ایسے بیمارون کو اچھا کیا ہے کہ اگر تم دیکھتین تو تعجب کرتین۔

ایک آدھ اور جو مُلّا کے لگے لگائے وہان بیٹھے ہین وہ ہان مین ہان ملانے لگے سُبْحَانَ اللہ کیا بات ہے بھلا کوئی کہتا تھا کہ دولت مند خان کا بیٹا اچھا ہو جائے گا نہ دَرْ نہ دَارُوْ فقط آپ ہی کے قدم کی برکت نے اوس کو

کیسا صحیح تندرست کردیا دُوسرا بولا ایک اوسی پرکیا ہے
سیکڑون اچھے ہوئے ہین اس دروازے جو آیا اوسکا
مطلب پورا ہوگیا مگر آپ نے محنت بھی تو بڑی کی مُلّا ۔
اے صاحب میری محنت کیا بڑی بات یہہ ہے کہ وہ لوگ
بھی میرے کہنے سے باہر نہ ہوئے جس جس طرح مین
بتاتا گیا اوسی اوسی طرح اُدن لوگون نے بھی کیا اس مین
یہی تو غضب ہے کہ جو مین کہون وہی بیمار دار کرین بھی ۔
جب اچھی طرح بے وقوف ماما پر روغن قاز مل چکا تو کہا
کہ ماما اپنی بیگم صاحب سے کہنا کہ اگر بیمار کی صحت چاہتی
ہین تو جلد فکر کرین اور ہان یہہ بھی پوچھنا کہ اگر وہ کہین تو
ہم فال دیکھہ کر بیچا کام کرین ایسا نہو کہ ہم کہین کچھہ اور ہو کچھہ
اور ۔ ماما ۔ اے نہین مولوی صاحب جو آپ کہینگا وہی ہوگا ۔
مُلّا ۔ نہین ماما تم پوچھہ آؤ (ماما گئی اور فوراً پلٹ آئی)
مولوی صاحب بیگم صاحب نے بندگی آداب کہا ہے اور
کہا ہے کہ اگر یہہ بیمار اچھا ہوجائے گا تو مین آپ کا بڑا اگن گاؤنگی

عمر بھر کی لونڈی رہون گی جو کچھ کہئے گا وہی کرون گی واسطہ
خدا کا جلد کچھ تدبیر کیجئے - اب مُلّا پخنت ہو کر پھر بیٹھا اور جھوٹ
سچ چار لکیرین کاغذ پر دے کر لگا بُد بُدانے کبھی آنکھین بند
کین کبھی دیدے نکال دِئے اور ڈرانی شکل بنا کر ماما سے
کہا کہ کسی خانے مین اونگلی رکھو ڈرتے ڈرتے ماما نے ایک
خانے مین اونگلی رکھی اونگلی رکھنی تھی کہ بس چونک پڑے اُفُوّہ
یہہ کہئے چار چار ہین اچھا ماما ہم آج سے تدبیر شروع کرتے ہین
شام کو آنا ہم ایک سادہ کاغذ تم کو دین گے بیمار کے سرہانے
رہے گا جتنے ہین اون کی شکلین آپ سے آپ کاغذ پر کھچ جائین
گی تب ہم اور اور تدبیر بتائین گے ماما ہکّا بکّا سی
ہو کر مُنھہ دیکھہ رہی ہے اب ارشاد ہوتا ہے کہ ہم کو تو کچھ
لینا نہین ہے جب بیمار کو خدا اچّھا کر دے گا تو سمجھا جائے گا
ماما ہلستی بلستی بی بی کے پاس پہونچی - آہا وہ تو بڑے
گُنی معلوم ہوتے ہین ہم سے کتاب مین اونگلی رکھوائی
ہم نے ڈرتے ڈرتے اونگلی رکھی مولوی صاحب کی آنکھین

ماما نے فال کا بیان شروع کیا تھا کہ گھر بھر کی عورتین جمع ہو گئین

دیکھو تو لال لال نکل آئین آخر کتاب مین نکلا (یہان تک ماما کے مُنھہ سے نکلا تھا کہ گھر بھر کی عورتین اِکٹّھا ہو گئین ہان ماما کچھہ فال مین نکلا کہو تو کیا ہوا اے ہے اللہ کرے جلدی نہا دھو کے اوٹھہ کھڑا ہو) چار چار نگوڑیان گھیرے ہوئے ہین بلکو سادہ کاغذ بھی مانگا ہے کچھہ پڑھ کے دین گے رات کو بیمار کے سِرھانے رہے گا صبح کو اوس مین چارون کی شکل معلوم ہو گی مولوی صاحب تو بچارے ایسے اچھے آدمی ہین کہ ایک پیسے کے طلب گار نہین ہین کہتے تھے کہ جب بیمار اچھا ہو لے تو تم کو دینے نہ دینے کا اختیار ہے ہم ہاتھہ لگاتے ہین تدبیر کرتے ہین مُدّا جو ہم کہین اوسی طرح کرنا ہو گا آئے دم اُون کو سب گھیرے رہتے ہین کیا جانین کتنون کو اچھا کر چکے ہون گے۔

اتنا سنکر کم سنین تو کم سنین ہین پرانی عورتون کو تو یقین ہی آگیا۔

کم سِنین تو کم سنین ٹھہرین اتنی باتین جو پُرانی عورتون نے سنین کہ بس اپنا رونا شروع کیا دیکھو بیگمہ وہی ہوا نہ جو ہم کہتے تھے ارے اوس کی تو آنکھہ کہتی تھی کہ حاشا للہ

بیماری نہین ہے رات کی آٹھ بڑ تم سُنتی تھین وہ ہاتھہ
پاؤن کا دُھن ناوہ دیدون کے کھچے ہوئے لال لال ڈورے
شکل دیکھو تو ڈرانی ڈرانی (حالانکہ اوس بیمار کم بخت کو
مقدمہ سرسام کا ہے اور دماغی امراض مین اِس سے بڑھ
بڑھ کر حالتین گزرتی ہین) اِسی لیئے منع کرتے تھے کہ دونون
وقت ملتے انگنائی مین نہ نکل وہ کہین سُنتا تھا دالان
سے دِگ دِگ کرتا کوٹھے پر موجود ہے ٹھی کا ٹھیک
دوپہر ہے اور وہ اللہ کا بندہ پیڑ تلے کھڑا ہے کسی کا دروازے
پر بولنا شرط ہے دوڑ کے ڈِھوڑی پر چلا گیا ترکاری
والی گوالن کوئی آئے سامنے کھڑا ہے اُوپری اوپری یون
کے سامنے منہہ جُھٹھال رہا ہے -
(یہان تو یہہ آٹھہ کونسل ہو رہی ہے کہ گھر کی میان باہر سے
دوا کی شیشیان ہاتھہ مین لیئے پہونچے -
گھوؔ صاحب صبح والی دوا پلا دی نہ - اب کیون کر کہین
کہ ہم تو اس ادھیڑ بن مین پھنسے ہین دوا کو کون پوچھتا ہے

یہان تو عورتون مین
قال کی باتین بگھاری
جاتی ہین وہان گھر کے
میان دوا کی شیشیان
لیئے پہونچے +

کہہ دیا کہ ہان پلا دی (اِس مین اور کم بخت حکیم ڈاکٹر
کو دھوکھا دِیا گیا وہ دوا دی گئی تھی مزاج کی آزمایش کے لیئے
دوا تو دی نہین مگر حکیم نے سمجھا کہ دوا نے یہہ فِعل کیا یا نہین کیا
اب علاج مین خواہ مخواہ اولٹ پھیر ہوگا یا کہا کہ نہین صاحب
کہان دی دوا دے کے کیا کرون اتنی دوائین دی گئین
تو کیا ہوا اوس کو دکھہ ہی او رہے اِس مین دعا تعویذ کا کام
ہے دوا کیا کریگی۔ اچھا صاحب مین دعا تعویذ کو منع کرتا ہون
(لیکن لم کو نہ سمجھے کہ فقط اتنی ہی اجازت سے ہزارون خرابیان
پیدا ہون گی) وہ تو کچھہ سٹ پٹ بیمار کو دیکھہ داکھہ باہر
سدھارے یہان وہ مامتا ماری مان بیچ مین زخمی کوّے
کی طرح بیٹھی ایک ایک کا مُنہہ دیکھہ رہی ہے دو چار ہم صورتین
دو چار گنوارنیان اسی کی کھچڑی پکا رہی ہین کہ مولوی صاحب
کو بُلانا چاہیئے ایک کہتی ہے کہ اِس دُکھہ کے لیئے تو کوئی بڑا
گُنی اوجھا ہوتا تو خوب تھا ایک کہتی ہے کہ میرے محلّے کے
پنڈت جی تو ایسے ہین کہ کیا کہین ایک کہتی ہے بوا کل جمعرات

میان باہر سدھارے
یہان پھر وہی ذکر شر
ہوا۔

ہے بیٹھک کرواؤ دیکھو تو کیا نکلتا ہے فقط یہی نہین اپنی اپنی
صلاح کے مطابق وہ وہ نقلین مناسب حال بیان کرتیان ہین
کہ آدمی دیوانہ ہو کر یہہ سمجھ لے کہ بس خدا کے جتنے کارخانے ہین
سب انھین گنڈے تعویذ والون اوجھون پنڈتون پیر کھیلنے
والی مکارون کے ہاتھہ مین ہین کہ جو چاہین کر گزرین۔
اَبْ وَہم بھری محبت کی ماری مان جس کا لخت جگر آنکھون کا
تارا اِس حالت مین پڑا ہوا ہے کہ اللہ دے اور بندہ لے
جو گھڑی کٹتی ہے وہی غنیمت ہے دھڑکون کے مارے
جان نکلی جاتی ہے اوس کی تو تمنا یہی ہے کہ چاہے ساری
معاش ملکیت کوئی لے لے مگر اِس کو صحت ہو جائے اور پھر تھہری
انیلی ان چھکون پنجون سے بے خبر ساتھہ والیان سب اِسی طرف
جھکائے جاتی ہین خود میان نے کبھی بھول کر اِن سب باتون سے
اچھی طرح اوس کو ہوشیار بنایا نہین سچ پوچھو تو خود ہی اِن
وہمیات مین پھنسے ہوئے ہین اگر طوطے کی طرح دس پانچ لفظ
جانتے بھی ہین تو عورتون کی سمجھ کے مطابق اوس کے صرف کی

اون مین لیاقت کہان اور لیاقت ہے بھی تو اِس سخت برائی کو
آسان سمجھے بیٹھے ہین تنکے کی طرح اپنے گھر کو بہاو پر چھوڑ دیا ہے،
جب آرام و آسایش کے زمانے مین ایسی باتون پر توجہ نہ کی
تو یہہ تو اضطراب کا وقت ہے۔

پنڈت جی مہاراج پہنچے

اَب دُوسرا لطف سنئے یہان تو یہہ او دھیڑ بُن ہو رہی
ہے کہ اتنے مین دروازے سے آواز آئی جَے جَے بنی رہے
ہر سکھہ سدا سنگ کرے نیکی پھلے گا کال کٹے گا۔
اب سب عورتین مِل کر۔ ارے کوئی دیکھو تو یہہ کسی پنڈت
کی آواز آتی ہے۔ دو ایک دروازے پر دوڑ پڑین دیکھین تو حقیقت
مین گول لٹّو دار پگڑی سر پر رکھے چندن کا تلک لگائے
دھوتی مرزائی پہنے ایک بڑا تما مہاراج دروازے پر
ٹہل لگا رہے ہین کچھ عورتین کچھ مرد اون کو دیکھکر دوڑے
آتے ہین کوئی بغل مین اپنا بچہ دبائے ہے کوئی اپنے لڑکے کی
اونگلی پکڑے لیئے آتا ہے مگر مہاراج کسی موٹی چڑیا کی فکر مین ہین
اور طرف توجہ ہی نہین کرتے ماما جھپ اون کو دروازے پر

بُلالائی محلّے کی عورتون نے غول باندہ لیا اندر کی ڈہوڑی پر
سارے گھر کی عورتین جمع ہوگیئن مہاراج مونڈہے پر بیٹھے
اِس گھر مین ایک لڑکا بیمار ہے کچھ اوس کا حال بتاؤ۔
اَب مہاراج نے اپنی بغل سے پوتھی گھسیٹی اور پُرانے
کھاروے کے جزدان سے چند اوراق سنسکرت کے نکالے
مَائی روگی کا ناؤ (نام) کیا ہے۔ مہاراج اوس کا نام یہہ ہے۔
اَب مہاراج نے اونگلیون پر حساب کر کے تامّل کے بعد یہہ اشلوک
پڑھا "مِترَانی دومنی کوج جا۔سِسِی نَہ سُکرَا دِکھو بِڑی
مَائی اِس روگی کے سورج سُکر اور بدہ کے نِکٹ (دشمن) ہین یہہ بڑی
بھاری گرہ ہے اِس اسگن سے روگی پار لگ سکے اَروگ (تندرست) ہو تو
بڑی بات ہے مُدَا چار دِن کے بعد اِس کا دومنی (سَسِی نَہ)
چندرمان سے ملے گا تب دِن بھلا ہوگا سگن ہو جا گا مُدَا
ابھی بڑے شتر (دشمن) بیری سے پالا ہے۔
اَب عورتون نے منت آرزو شروع کی مہاراج آپ کا بڑا
گن گائین گے آپ کوئی تدبیر ایسی بتائیے کہ یہہ روگ جائے اور

مہاراج پوتھی بچارتے ہین۔

عورتون نے مہاراج کی منت شروع کی

گرہ کسی طرح ٹل جائے۔

مہاراج اب پھر اونگلیون پر لگے گِن نے۔

۱؎ بروج دوازدہ گانہ ہے — سنسکرت مین یہ — سنسکرت مین یہ

میکھ (حمل) برکھ (ثور) متھن (جوزا) کرک (سرطان) سنگھ (اسد) کنیان (سنبلہ)

تُلا (میزان) برچھک (عقرب) دھن (قوس) مکر (جدی) کمبھ (دلو) مین (حوت)

مہاراج صدقہ بتاتے ہین

اچھا مائی آج تو بدھ بڑے شتر ہین سورج کے مِتر نہین
ہین سے آج تو ایک تولہ سونا اور لال رنگ کا نیا کپڑا اور
تھوڑا ابونٹ اور گیہون بامہن کو دان کرو سو کل براسپت
ہے کل سورج مِتر ہین بھگوان چاہے کل ہی اچھا ہو جائے
باکی اتوار کے دِن سورج برابر آجانگے سو اسگن ٹلے گا کال
بھاگے گا جرور کے اروگ ہوگا سے اتوار کٹ کے سمبار
آوے تب چندرمان سورج کے مِتر ہین تھوڑی چاندی دان
کر دینا پرمیشر کی دیا سے پھر اونگلی ٹھڑی نہ ہوگی۔

۲؎ جمعرات ۱۲

۳؎ دوست ۱۲

صدقہ دینے پر عورتون کا بے سمجھے اصرار

اَب عورتون نے کہنا شروع کیا کہ اَئے ہَئے ایک تولہ سونا
کیا بڑی بساط ہے لاکھ روپے کی جان پڑی ہوئی ہے
(کچھ آپس مین صلاح کرکے) اچھا مہاراج ٹھہرئے۔ مہاراج

کی تو مُنہہ مانگی مراد ملی اب ایک اصیل لال اکرنگے کو دوڑی جاتی ہے ایک بونٹ اور گیہون کو بی بی نے جھپ صندوقچہ کھول ایک تولہ سونے کا دام چھبّیس۲۶ روپے نکال اصیل کے حوالہ کِئے کہ جلدی جا رام داس سونار سے ایک تولہ سونا دوڑ کے لا اِس جرنیلی حکم کی تعمیل کوئی آدھ گھنٹے مین ہو گئی جب تک اوس ڈاکو مہاراج منے اور اور محلّے ٹولے کی غریب عورتون کو بھی بقدر اون کی مقدرت کے خوب موس لیا یہان سے یہہ دان لے کر چلے اور کہا کہ مَائِ پھر ہم کل جرور آوین گے بھگوان چاہے تو روگی آپ سے آپ کھٹیا چھوڑ کے ہیان آوے گا سِے اب چنتا مت کرنا یہہ کہہ کر تو مہاراج غائب ہو گئے۔

مہاراج تو صدقہ لیکر رخصت ہوئے مگر بے خبری سے بیمار کی حالت غیر ہے۔

اِس اودھیڑ بُن مین غریب بیمار کو کون پوچھتا ہے نہ تو وقت پر غذا ہے نہ حکیم کی مرضی کے مطابق دوا ہے آنکھون کے لال لال ڈورے اور کھچ کھچ گئے دوچار دفعہ کراہا بھی اب جو عورت سِرھانے بیٹھی رومال سے مکھیان جھل رہی ہے اُوس نے آہستہ سے کِسی کو پکار کر کہا دیکھو تو آنکھ کی کیا کیفیت ہو رہی

ہے آپ ہی آپ گراہے جاتے ہین یا تو عورتون کا آنگنائی

کل عورتون نے بیمار کے سر پہ ہجوم کرلیا

مین ہجوم تھا یا اب بیمار کے گرد وپیش ہجوم ہے ایک تو گھر ہی کثیف ہے تمام غلاظت بھری ہوئی ہے تلے اوپر چیزین پڑی ہوئی ہین دوسرے بند مکان اندھیرا اوس پر عورتون کا یہہ ہجوم اور بھی وہان کی ہوا گرم ہوگئی۔ اب کوئی تو پاؤن ٹٹولے جاتی ہے کوئی سر ٹٹول رہی ہے کوئی ناک کے پاس ہتھیلی لیئے جاتی ہے کوئی ناحق ناحق پکارے جاتی ہے اگر بیمار کو کسی قدر ہوش ہے تو اوس نے سمجھہ لیا کہ بے وجہ میرے گرد یہہ ہجوم کیسا ہو نہو کوئی دم کے ہم مہمان ہین ایک تو دل مضمحل تھا ہی اور جی چھوٹ گیا۔

گھر کے میان نے جلدی حکیم کو بلایا بیمار کا مزاج کچھ ٹھہرا

گھبرا کر باہر سے میان دوڑے آئے حکیم صاحب بلوائے گئے خدا خدا کر کے دو تین گھنٹے مین ذرا طبیعت ٹھہری اتنے عرصہ مین خدا جانے کتنی سواریان آگئین ایک تو یہہ سخت بیماری حکیم ڈاکٹر کا خرچ دھڑکون مین جان دماغی عارضہ ڈاکٹر کا حکم نہین کہ چلا کر کوئی بولے ایسا نہو دماغ کو

صدمہ پہونچے وہان ایک ایک عورت کے ساتھہ دو دو
اصیلین گنوار لونڈیان جو کبھی سہولت اور آہستگی سے
بات ہی نہین کرتین انگنائی مین کھڑی غل مچا رہی ہین وہ
چاہے کتنے ہی قریب سے بات کیون نکرین مگر بغیر چلاّئے
اُون سے رہا ہی نہین جاتا ۔

مہمانون کی اصیلون کا غل غپاڑا اور بیمار کی پریشانی ۔

کہار جو سواریان لائے ہین وہ ڈھوڑی پر کہاری کے لیئے
جدا چیخ چیخ کر جان نکالے جاتے ہین یہہ تو عقل ہی نہین کہ
ایسے موقع مین کہاری خود ادا کرین اگر کہو تو کہین گی کہ اُوئی
یہہ بدشگنی خدا نہ کرے کیا مرنی مین آئی ہون ۔ اے صاحب
آدمیّت بھی تو سیکھو یہہ کہان کی بدشگونی نکالی ہے کسی کے
گھر جاکر اُودھم مچا دینا کیسا ؟ ایک تو اِس وقت روپے ٹھیکری
ہو ہی رہے ہین اوس پر طُرّہ تم نے کیا اور پھر ایک سواری
ہو تو ایک سواریون کا تانتا کم ہی نہین ہوتا وقت ہے
بے وقت ہے ممکن ہے کہ سواری کا کرایہ اوس وقت
نہین ہے کہار دروازے پر لڑ رہے ہین وہ کسی طرح

سواریون کے کہارون کا کرایہ کے لیئے غل مچانا

کسی مہمان کے ساتھہ چھوٹا بچہ ہے اوسکا رونا اور ضد کرنا-

مان تے ہی نہین تمھارے جانے سے صاحب خانہ خوش ہوکر احسان مند کیا ہوتی کہ اولٹا دل مین کٹ گئی "اے ہے یہہ اس وقت کہان سے آگئین کرایہ کہان سے لاؤن کیا کرون" غرض کرایہ بھی کسی طرح ادا کیا گیا - اب کسی بی بی کے ساتھہ چھوٹا بچہ بھی ہے اوس نے الگ رونے کی رہٹ مچا دی ہرچند لوگ بہلاتے ہین وہ کسی طرح مانتا ہی نہین "اے بی بی لڑکا کیون رو رہا ہے شاید بھوکھا ہے" اب وہ لڑکا نہ مٹھائی کھاتا ہے نہ روٹی کھچڑی مانگ رہا ہے کسی طرح اوس کی ضد کم ہی نہین ہوتی غرض دو اکی پتیلی اوتار مہمان کی خاطر سے کھچڑی چڑھائی گئی - گھر کی بی بی کو دیکھئے ایک تو لڑکے کی بیماری سے وہ خود ہی اپنے ہوش مین نہین اب کہین تو اصیل اوس سے سواری کا کرایہ کھڑی مانگ رہی ہے کہین پان کے پیسے باورچن جدا کہہ رہی ہے کہ مہمانون کے لیے پکانے کو سودا منگوا دیجئے - مہمانون کی ماما ئین اپنی اپنی بی بیون کے لیئے حقّہ تمبا کو طلب کر رہی ہین ایک جان ہے

مہانون کی باتین

اور ہزار سودا - اور پھر وہ مہمان کچھ اچھی باتین کرین توخیر
آؤ دیکھین نہ تاؤ کہین تو حکیم کے بدلنے کا مشورہ دیا جاتا ہے
اور حکیم بھی بدلو تو کون حکیم حکیم بدھو ڈاکٹر خیراتی جو اچھی
طرح دوا کے نام نہین جانتے مگر اون کی وہ وہ نقلین
مسیحائی کی بیان ہو رہی ہین کہ عاقل بھی پیسیج جائے کہین
کوئی عورت دوا مین دخل در معقولات کر رہی ہے گھبرائی
ہوئی صاحب خانہ کہان تک اون کی بات نہ مانے گی
آخر کوئی نہ کوئی صلاح مان لی اور بجوگ پڑا -
غرض جون تون کر کے شام ہوئی -

اصیل پھر شام کو ملا کے پاس جاتی ہے

بی بی - ارے خیرن تجھے یاد ہے کہ نہین - جی ہان بیگم صاحب
بھلا جان سے لگی ہوئی ہے گئے تھے اکھٹری مولی اور بڑا
لانے کو ایک نے بتایا تھا کہ بیمار پر سے اوتار دینا آج بدھ
ہے یہہ اوتارا ایک پر ایک ہے - اچھا تو اب جا بھائی
مولوی صاحب نے شام ہی کو بلایا تھا -
وہان اوس مکار ملا تعویذ والے کے پیٹ مین چوہے

کو در ہے ہین - ہین ماجرا کیا ہے اب تک اصیل آئی
نہین دونون وقت مِل گئے ایسا تو نہین بیمار ہی ٹہل
گیا ہو - نہین ایسا ہوتا تو اِسکی خبر جلد مِل جاتی شاید
میرے فریب کا حال کسی سے سُن لیا ہو - ہے سونے کی چڑیا
اِسی خیال مین کتاب آگے رکھے بیٹھا ہے کہ خیرن دھم سے
نازل ہوئی ایک تاؤ سفید کاغذ کا آگے رکھا مُلّا تو دیکھتے
ہی کھل کھلا پڑا مگر ضبط کر کے اوس طرف سے مُنہہ پھیر
تسبیح اوٹھا لگا بدبدانے اب اصیل نے پھر مِنّت آرزو

ملا نے سادہ کاغذ لے اوس پر بیاض کے عرق سے کچھہ صورتین کھینچ خشک کر لیا

شروع کی - ہاتھ اوٹھا کر اوس کو چُپ کیا تسبیح رکھ اندر
کوٹھری مین جا بیاض کو نچوڑ اُوسی کے عرق سے کاغذ پر
ٹِھڑی بِکڑی بھیانک چار صورتین کھینچ کر مُنہہ کی بھاپ
اور ہوا سے اوس کو خشک کر لیا اب وہ جون کا تون سفید
ہو گیا اوس کے ساتھ ایک فلیتہ بھی لیتے آئے - مَامَا
دیکھو اِس کاغذ پر مین نے عمل دم کیا ہے بیمار کے سرہانے
رکھ دینا خبردار کسی کی پرچھائین نہ پڑے اور لو یہہ فلیتہ

جلانا مگر اِس طرح کہ بیمار کی ناک مین دھوان پہونچے صُبح سویرے میرے پاس کاغذ لیتی آنا گھر مین جو بوڑھی بڑی سمجھ دار عورت ہو وہ بھی ساتھ آئے۔

ماما سادہ کاغذ اور فلیتہ لیکے بی بی کے پاس پہونچی۔

مَامَا ڈر کے مارے پرچھائین کے خیال سے کاغذ کو الگ پکڑے اور آنچل مین فلیتہ باندھے گھبرائی ہوئی بی بی کے پاس پہونچی۔ لیجئے یہہ کاغذ ہے اس پر (بابا) کسی کی پرچھائین نہ پڑنے پائے کہا ہے کہ رات بھر بیمار کے سِرھانے رہے بھور ہی کو میرے ساتھ ایک بوڑھی سمجھ بوجھ والی کو بہی کاغذ لے کر بلایا ہے اور لیجئے یہہ فلیتہ ہے ایسا جلائے کہ بیمار کی ناک مین دھوان لگے۔

بیگمہ پکاری گئین۔

بی بی نے بیگمہ کو پکارا (بیگمہ ٹھہرین پرا تم راجہ پتھورا کے وقت کی دنیا بھر کے ٹوٹکے ٹامنے مین اُون کو دخل دعا تعویذ فال گنڈہ ایٹھک بیٹھک سر شگون کچھ اُون سے چھوٹا ہی نہین اِس کے مسئلے اُون کو یون برزبان ہین جیسے چالاک لڑکے کو اِسکول کا سبق۔ بیان مین خدا داد اثر

اگر پنڈت اور مُلّا ایک کہین تو یہہ اپنی طبیعت داری سے اوس کی چار کر کے ایسی بھیانک تصویر کھینچ دین کہ عورتین مُلک ہار دین دین کھو بیٹھین اور یہہ تو روپے ہین) بیگمہ پہونچین - اے ہان مین سمجھ گئی مین تو پہلے ہی سے کہتی آتی ہون بڈھے کلانوت کی کون سُنتا ہے - بیگمہ ! رات کو یہہ کاغذ بیمار کے سرھانے رہے گا سویرے ہی پو پھٹتے اِس کو لے کر تمھین بلایا ہے -

بی بیگمہ کی باتین -

بیگمہ - خالی کاغذ ہی دیا ہے البتہ فلیتہ کچھ نہین ہے - ھان - یہہ دیکھو فلیتہ بھی ہے آج جلے گا -

بیگمہ - مجھے صبو کو چھٹی تو کم رہتی ہے آج چار دن سے بھینسے کا سر سرھانے رکھتی ہون جب صبو کو اندھیرے مُنہہ دریا کنارے اوس کو پھینک آتی ہون تو شہابا اوتارنا ہوتا ہے اوس کے بعد پریون کے طبق دیتی ہون مگر اچھا کل وہ کام حُرمت کر لین گی مَیّوُ آخر بیٹھی ہی

بیگمہ اپنے کام گنواتی ہین -

ط خاص اِن دِنون مین
[illegible]

رہتی ہین اور کیا ہے۔
میان غریب یا ڈاکتر کو کیا خبر ہے کہ شہابے یا پریون کے طبق کی کیا حقیقت ہے وہان تو اصلاح دماغ کے لیئے لخ لخے درست ہو رہے ہین اور یہان چار شبون سے متواتر سڑے بھینسے کا سر سرہانے بیمار کے رکھہ کر اوس کی عفونت سے اور بھی دماغ کو ناس مین ملایا جا رہا ہے غرض الگ تھلگ لاکر وہ کاغذ بیمار کے سرہانے رکھا گیا اور وہی پراتم بیگم بیٹھین چراغ مین فلیتہ جلانے

کاغذ بیمار کے سرہانے رکھا گیا فلیتہ جلایا جانے لگا۔

ایک تو بیمار گرمی سے پریشان بیماری اِس غضب کی اب بار بار فلیتہ کا چراغ اوٹھا اوٹھا کر غریب بیمار کی ناک مین تیل بھرا دھوان ٹھونسے جاتی ہین اور کچھہ آپ ہی آپ گھن گھنا بھن بھنا بھی رہی ہین اور بیمار کا چہرہ بھی دیکھتی جاتی ہین بیمار کا مزاج ٹھہرا نازک اور وہ بھی اِس طرح کا بیمار اوس کے ناک سکوڑنے مُنھہ بنانے پر سمجھہ رہی ہین کہ اونھین اُوپر والیون کو بُرا لگ رہا ہے بیمار سے کیا مطلب

صبح کو بیگمہ اور خیرن ملا صاحب کے پاس چلیں

غرض کسی کسی طرح رات کٹی کوّے بولنے لگے پھر سے اوٹھ کر
بیگمہ نے سرھانے سے کاغذ نکالا اور خیرن کو ساتھ لے
یہہ جا وہ جا۔ وہ مکّار مُلّا تو نماز کے عوض اِسی فکر مین
ہے کہ ماما کب آتی ہے اِدھر خیرن نے پکارا کہ جھپ
دروازہ کھول دیا کہو کاغذ لائین رات بھر تو مین سویا [نہین]
ہون چارون کی چارون جب دیکھو میرے پلنگ کے
پاس بھن بھنا رہی ہین مگر اب مین بغیر جلائے کب
رہتا ہون کسر ہے تو اتنی ہے کہ دو چار روز جب تک
تعویذ اور فلیتہ ندون عمل نہ پڑھون چارون کو زیر کرنا ذرا
مشکل ہے مگر خیر جاتی کہان ہین اچھے گھر بعیانہ دیا۔
بیگمہ نے کاغذ سامنے رکھہ دیا کاغذ کی سب تہین کھول
ڈالین اور کاغذ سے مخاطب ہو کر سر ہلا کر۔ صورت نہین
دکھاتین شرماتی ہو اچھا (انگیٹھی مین آگ سلگائی) خیر
آج نہ سہی چار دن بعد سہی مگر صورت تو دکھاؤ (اب
لگا کاغذ کو آگ دکھانے بیاض کے عرق کا تو قاعدہ ہے،